آہ! الشیخ عطاء الرحمٰن

۱۳۵۷ھ

(از مولوی محمد ادریس صاحب اعظمی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

کہوں فسانۂ رنج والم تو کس سے کہوں　　سہوں زمانے کے جور وستم تو کیسے سہوں
جگر کے خون سے آنکھیں بنی ہیں لالہ فروش　　تڑپتے دل میں ہے طوفانِ غم کا جوش وخروش
الٰہی لالہ وگل آج کس کو روتے ہیں　　چمن میں نالے یہ پیدا کہاں سے ہوتے ہیں
رباب وچنگ کے نغموں میں سوز وساز نہیں　　الٰہی دہر میں کیا کوئی نے نواز نہیں
نہیں ہے میکدۂ علم وفن میں "شیخ عطا"　　اسی سے "رندوں" میں شاید ہے آج حشر بپا
زباں پہ نالۂ غم، چشم خوں فشاں ہے آج　　ہر ایک رندِ ازل پیکرِ فغاں ہے آج
رہا نہ ملتِ بیضا کا قدرداں نہ رہا　　وہ اہل علم کا افسوس مدح خواں نہ رہا
رہا نہ میکدۂ علم وفن کا وہ ساقی　　مگر ہے اس کا کوئی ہمنوا[ے] ابھی باقی
جگر میں جوش لئے دل میں جذبۂ ملت　　اٹھا ہے کرنے محمدؐ کے دین کی خدمت
بہارِ گلشنِ علم وادب میں آئے گی　　چمن میں آج کلی پھر سے مسکرائیگی
الٰہی دے اسے ملت کا اپنی سوز وگداز　　وہ عمر بھر رہے تا تیرے دیں کا نغمہ نواز

وہ آج جس کو زمانہ تمام روتا ہے　　وہ جس کے غم میں ہر اک شخص جان کھوتا ہے
رہے الٰہی تری خلد میں مقام اس کا　　کہ تھا زمانہ میں ہر سمت فیض عام اسکا

بہشت میں تری یارب وہ شادکام رہے
اور اس پہ فضل، الٰہی ترا مدام رہے

ے مرحوم کے لائق فرزند جناب حاجی شیخ عبدالوہاب صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ دہلی کی طرف اشارہ ہے۔